سوال

(387) دورانِ حمل طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حالت حمل میں تھی، اب مجھے پتا چلا ہے کہ دوران حمل دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، کیا واقعی حمل میں دی گئی طلاق نہیں ہوتی۔ اسی کے متعلق وضاحات فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوران حمل طلاق دینا جائز و مباح ہے اور حمل میں دی گئی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ قرآن کریم نے اس کی عدت وضع حمل بیان کی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہوجائے۔''[1]

اگر دوران حمل دی گئی طلاق واقع نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کو اس کی عدت بتانے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ اس کے علاوہ حدیث میں نص ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں؟ ''پھر اسے حالت طہر یا حالت حمل میں طلاق دو۔''[2]

اس روایت میں صراحت ہے کہ دوران حمل طلاق دی جاسکتی ہے اور اس حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہوجاتی ہے، یہ بات لوگوں میں غلط مشہور ہوچکی ہے کہ دوران حمل دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی یا شریعت میں اس انداز سے طلاق دینا منع ہے۔ بہر حال حالت حمل میں طلاق دینا جائز ہے اور اس طرح طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے نیز اس کی عدت وضع حمل ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] الطلاق: ۴۔

[2] ابوداود، الطلاق: ۲۱۸۱۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:342

محدث فتویٰ